



سوال

(266) بیوہ کا آگے شادی کرنے کے بعد ترکہ میں حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نامی ایک شخص اپنے بیٹے دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑ کر فوت ہوا، ان میں سے ایک لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دی گئی، زید کی جائیداد تقسیم ہونے سے پہلے شادی شدہ بیٹا اور بیٹی کسی حادثہ میں لاؤلفوت ہو گئے، اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ لڑکے کی بیوی اور لڑکی کے خاوند کو زید کی جائیداد سے کوئی حصہ ملے گا جبکہ لڑکے کی بیوی نے آگے شادی کر لی ہے قرآن و حدیث کے مطابق فتویٰ درکار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئلہ میں لڑکے کی بیوی اور لڑکی کا خاوند براہ راست زید کی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں لے سکتے، البتہ زید کی وفات کے بعد اس کے بیٹے یا بیٹی کو جو حصہ ملے گا اس حصہ سے بیوی 1/4 اور خاوند 1/2 کا حقدار ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ زید کی جائیداد کے پانچ حصے بنا دیئے جائیں۔ دو حصے فی لڑکے اور ایک حصہ فی لڑکی کے حساب سے تقسیم کر دیا جائے گا ایک لڑکے کو کل جائیداد کا 2/5 اور لڑکی کو کل جائیداد کا 1/5 ملے گا۔ اب بیوہ کو اپنے خاوند کے حصہ رسد 2/5 سے چوتھائی حصہ دیا جائے گا اسی طرح خاوند کو اپنی بیوی کے حصہ رسد 1/5 سے نصف دیا جائے گا چونکہ وراثت کی اصطلاح میں مسئلہ کا تعلق مناسبت سے ہے جس میں تقسیم در تقسیم ہوتی ہے، اس لئے یہاں دو دفعہ تقسیم ہوگی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

زید کی وفات کے بعد پہلی تقسیم اس طرح ہوگی کہ بیٹے کو بیٹی کے مقابلہ میں ڈبل حصہ دیا جائے گا، یعنی ہر بیٹے کو 2/5 اور بیٹی کو 1/5 دیا جائے۔ اس کے بعد شادی شدہ بیٹے اور بیٹی کا حصہ دوبارہ تقسیم ہوگا، اس سے بیوہ اور لڑکی کے خاوند کا حصہ نکال کر باقی دو حصے بیٹے کو مل جائے گا اس دوسری تقسیم کے دواجر ہیں:

(الف) بیٹے کا حصہ جو 2/5 ہے وہ بیوی اور بھائی کے درمیان تقسیم ہوگا۔ بیوہ کا حصہ 2/5 کا 1/4 = 2/20 ہے اور باقی 2/5 - 2/20 = 6/20 متوفی کے بھائی کو ملے گا۔ واضح رہے کہ بھائی کو اپنے باپ سے بھی 2/5 ملتا تھا اور اب فوت شدہ بھائی کی جائیداد سے بیوہ کا حصہ نکلنے کے بعد 6/20 ملا ہے اس طرح اسے 14/20 ملا۔

(ب) بیٹی کا حصہ جو 1/5 ہے وہ اس کے خاوند اور بھائی کے درمیان تقسیم ہوگا۔ خاوند کا حصہ 1/5 کا 1/2 = 1/10 ہے اور باقی 1/5 - 1/10 = 1/10 اس کے بھائی کو ملے گا۔ سہولت کے پیش نظر ہم زید کی جائیداد کے کل حصے میں سے آٹھ، آٹھ حصے دونوں بیٹوں اور چار حصے بیٹیوں کو دے جائیں گے، پھر فوت شدہ بیٹے کے آٹھ حصوں سے چوتھائی حصہ بیوہ کا اور باقی چھ حصے اس کے بھائی کو ملیں گے۔ اسی طرح فوت شدہ بیٹی کے چار حصوں سے نصف، یعنی اس کے خاوند کو اور باقی دو بھائی کو ملیں گے گویا مرنے والے کی



بیوی کو دودھ سے مرنے والی کے خاوند کو دودھ سے اور میں حصوں سے باقی سولہ زید کے زندہ بیٹے کو ملیں گے۔ [واللہ اعلم]

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 282